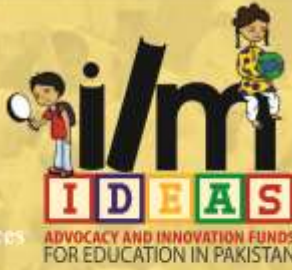


I-SAPS

Institute of
Social and Policy Sciences



PP-256

منظف گرہ

تعلیمی صورتحال



تعلیم تک رسائی کا حق



معیاری تعلیم کا حق



تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

the 1990s, the number of people with a mental health problem has increased in the UK (Mental Health Act 1983, 1990).

There is a growing awareness of the need to improve the lives of people with mental health problems. The Department of Health (1999) has set out a vision of a new mental health system, which will be based on the following principles:

- People with mental health problems should be treated as individuals, with their own needs and wishes.
- People with mental health problems should be given the opportunity to participate in decisions about their care and treatment.
- People with mental health problems should be given the opportunity to live in their own homes and communities.

These principles are reflected in the Mental Health Act 1983 (MHA) (1983, 1990) and the Mental Health Act 2003 (MHA 2003).

The MHA 2003 has introduced a number of changes to the MHA 1983, which are designed to improve the lives of people with mental health problems. The changes include:

- The introduction of a new system of community care orders, which will allow people with mental health problems to live in their own homes and communities.
- The introduction of a new system of mental health review tribunals, which will give people with mental health problems the right to appeal against their detention in hospital.
- The introduction of a new system of mental health care orders, which will allow people with mental health problems to live in their own homes and communities.

The MHA 2003 also introduces a number of other changes, which are designed to improve the lives of people with mental health problems.

The changes include the introduction of a new system of mental health care orders, which will allow people with mental health problems to live in their own homes and communities. The changes also include the introduction of a new system of mental health review tribunals, which will give people with mental health problems the right to appeal against their detention in hospital.

The MHA 2003 also introduces a number of other changes, which are designed to improve the lives of people with mental health problems.

The changes include the introduction of a new system of mental health care orders, which will allow people with mental health problems to live in their own homes and communities. The changes also include the introduction of a new system of mental health review tribunals, which will give people with mental health problems the right to appeal against their detention in hospital.

The MHA 2003 also introduces a number of other changes, which are designed to improve the lives of people with mental health problems.

The changes include the introduction of a new system of mental health care orders, which will allow people with mental health problems to live in their own homes and communities. The changes also include the introduction of a new system of mental health review tribunals, which will give people with mental health problems the right to appeal against their detention in hospital.

The MHA 2003 also introduces a number of other changes, which are designed to improve the lives of people with mental health problems.

The changes include the introduction of a new system of mental health care orders, which will allow people with mental health problems to live in their own homes and communities. The changes also include the introduction of a new system of mental health review tribunals, which will give people with mental health problems the right to appeal against their detention in hospital.

The MHA 2003 also introduces a number of other changes, which are designed to improve the lives of people with mental health problems.

PP-256 مظفر گڑھ : تعلیمی صورتحال

انٹرنیشنل ایف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور دلچسپی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں دو اپنی جماعت کے قائدین اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہدیدوں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آسکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جاسکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات و اعداد و شمار فراہم کرتا ہے تاکہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔



نقشہ
PP-256
مظفر گڑھ

حلقہ میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد: 173
اساتذہ کی تعداد: 676
داخل شدہ بچوں کی تعداد: 32471

مرد رانے دہندگان کی تعداد: 83213
خواتین رانے دہندگان کی تعداد: 71895
کل تعداد رانے دہندگان: 155108

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور موجودہ سہولتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اس صورتحال کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر بھی ہے اگر ارباب اقتدار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورتحال یقیناً بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:



پینے کے پانی سے
محروم سکولوں کی
تعداد

06

حلقہ میں 06 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:



بیت الخلاء کے
بغیر سکولوں کی
تعداد

05

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 05 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:



بغیر چار دیواری
کے سکولوں کی
تعداد

19

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 19 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور ارباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:



بجلی کی سہولت سے
محروم سکولوں کی
تعداد

41

حلقہ میں 41 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر ضلع کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور ارباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور محکمہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی

اقدامات کریں۔

56 فیصد بچے

یہ میرا پاکستان سے
قائد اعظم نے پاکستان بنایا سے
پاکستان 14 اگست 1947 کو بنا



تیسری کلاس کے
56 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابل فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 56 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

57 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
57 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 57 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

61 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
61 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت تباہت مایوس کن ہے۔ تیسری کلاس کے 61 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

شلع کا تعلیمی بجٹ:

شلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اس طرح ہے۔



شلع کا تعلیمی
بجٹ

13 ارب 86 کروڑ
70 لاکھ روپے

حکومتوں کی مدد میں دی جانے والی رقم
13 ارب 78 کروڑ 10 لاکھ روپے

دیگر ایشیا (اے ٹی سی) دیگر ممبر ممالک
7 کروڑ 73 لاکھ 40 ہزار روپے

شلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مدد میں مختص کی جانے والی رقم،
45 کروڑ 55 لاکھ 10 ہزار روپے

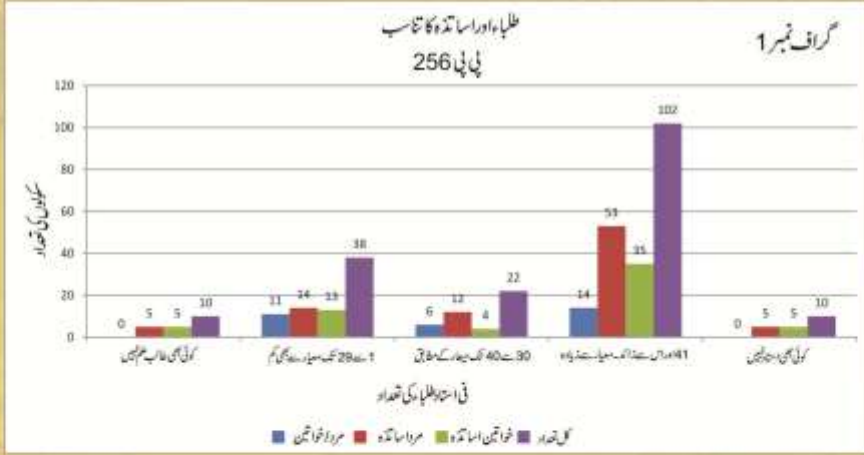
مقررہ رقم کو دی جانے والی سوبائی ترقیاتی فنڈ کی رقم،
33 کروڑ 93 لاکھ 29 ہزار روپے



اگر ہم شلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مدد میں مختص ہونے والی رقم 455510,000 روپے ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف حکومتوں کی مدد میں مختص کیا گیا ہے۔ سوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مدد میں دی جانے والی رقم صرف 339329,000 روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی، بجلی کے بغیر، لیٹرین کے بغیر، چار دیواری کے بغیر، کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جاسکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔



درج بالا گراف نمبر 1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 38 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ مسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 102 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تاکہ طلباء اور اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جاسکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تاکہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جاسکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب اصرار اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔



گراف نمبر 1 میں دیے گئے اعداد و شمار میں سے 40 سکولوں کے نام گراف نمبر 2 میں دیے گئے ہیں جہاں 81 سے 418 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 155108 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 71896 اور مرد ووٹر کی تعداد 83213 ہے۔ ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیے

بچوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر اس رابطے کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹھڑ والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول علی والا
- گورنمنٹ گرلز کیوٹیٹی مل جاوید والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول قاضی والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مانگا بسٹ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول صادق والا



- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مینج جھونک
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حاجی پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول علی والا
- گورنمنٹ مسجد کتبہ سکول یارو والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منگا بسٹ





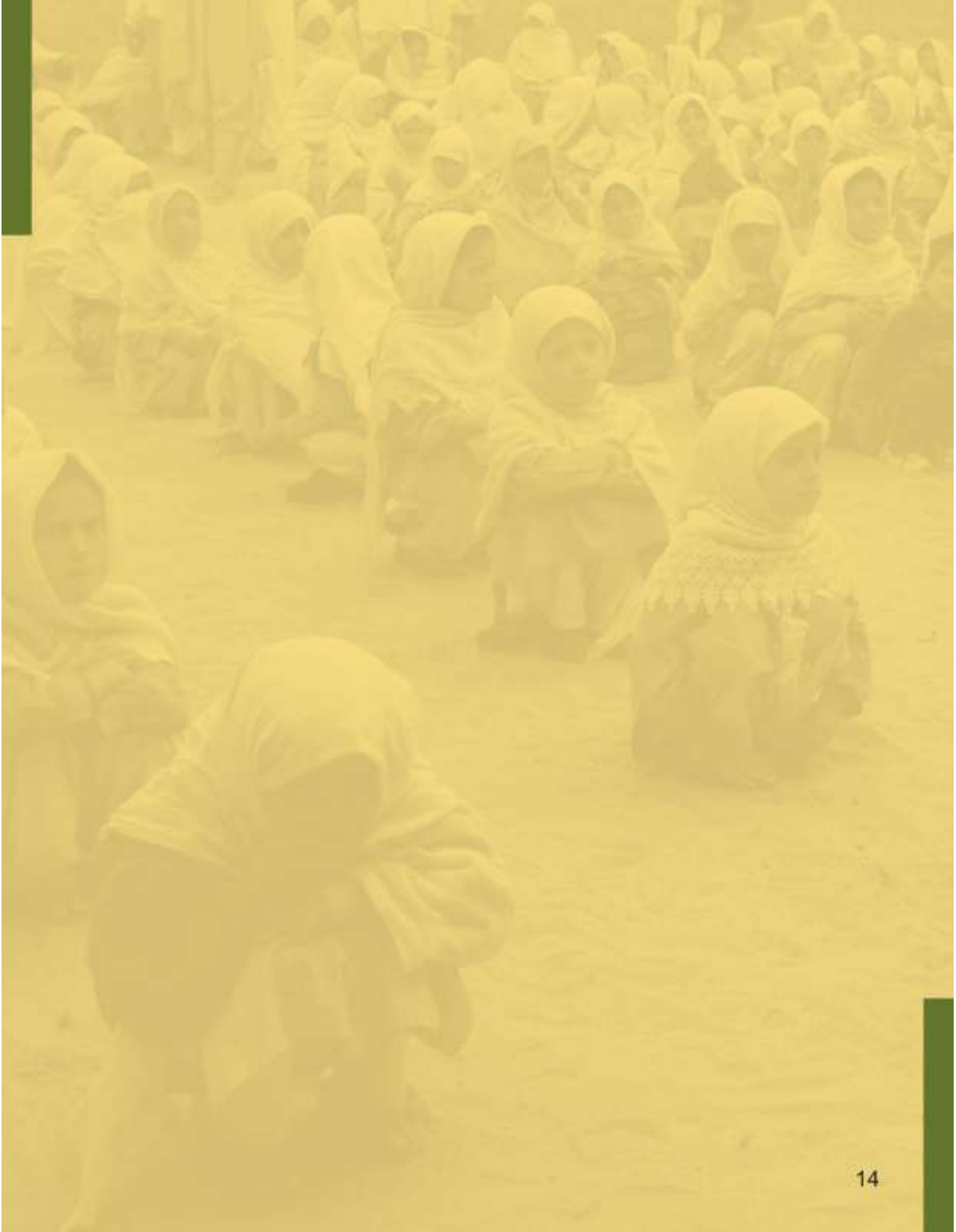
19 سکولوں کے لئے
چار دیواری چاہئے

- گورنمنٹ پرائمری سکول پتی فقیر والی
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول رقیوہ رحمان
- گورنمنٹ پرائمری سکول طیبیل والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول ہمارے وائین
- گورنمنٹ پرائمری سکول جلال آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول قصبہ جنوبی
- گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹھیلا
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کمال پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول نیلے جنوبی
- گورنمنٹ پرائمری سکول مشتاق والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول کھوکھر والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول راقیہ سرکار
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حاجی پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سبے والہین
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول علی والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول باغ پور
- مسجد مکتب سکول یارو والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول کمال والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منگا بسٹ



- گورنمنٹ پرائمری سکول باغ والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول شیخ پور نمبر 1
- گورنمنٹ پرائمری سکول امان پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول گارسٹ و اہمن
- گورنمنٹ پرائمری سکول قلی نمبر 1
- گورنمنٹ پرائمری سکول قلی نمبر 2
- گورنمنٹ پرائمری سکول باغ والا قدیم
- گورنمنٹ پرائمری سکول مشتاق والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول لعل پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول جال والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول جھوک بھٹ
- گورنمنٹ پرائمری سکول کہا وڑ والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈی مانت والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع جھوک
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حسن پور ترنگ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رقیہ سرکار
- گورنمنٹ ایلن پرائمری سکول ہستی چانڈیہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک عالم شاہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حاجی پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول علی والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول قاضی والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کالو والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سادات آباد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول عباس پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول پھول پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول سرائی والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول میر داد
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول دربار محبت جہانیاں

- گورنمنٹ پرائمری سکول حسن والا
- گورنمنٹ سپر ٹیکسٹ سکول یارو والا
- گورنمنٹ سپر ٹیکسٹ سکول ابراہیم والی
- گورنمنٹ سپر ٹیکسٹ سکول یارا جو یا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کالو والی
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھٹ
- گورنمنٹ پرائمری سکول بھیمان والا خان والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول دو سے والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک عالم شاہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نالکا بھٹ
- گورنمنٹ پرائمری سکول چھوک برسے والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول ماڈل چال والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول رحمون والا



the study. The first author (SM) was the primary investigator and was responsible for the design, data collection, and data analysis.

The study was approved by the Institutional Review Boards of the University of Illinois at Chicago and the University of Michigan. The study was conducted in accordance with the ethical standards of the American Psychological Association and the American Psychiatric Association.

Procedure

The study was conducted in two phases. In the first phase, 100 participants were recruited from a local newspaper and a local radio station. The participants were screened for eligibility and then randomly assigned to either the experimental or control group.

The experimental group received a 10-minute audio recording of a simulated rape. The control group received a 10-minute audio recording of a simulated sexual assault. The audio recordings were created by a professional voice actor and a professional actress.

The second phase of the study was a 10-minute audio recording of a simulated rape. The participants were screened for eligibility and then randomly assigned to either the experimental or control group.

The experimental group received a 10-minute audio recording of a simulated rape. The control group received a 10-minute audio recording of a simulated sexual assault. The audio recordings were created by a professional voice actor and a professional actress.

The participants were then asked to complete a series of questionnaires. The questionnaires measured the participants' level of stress, anxiety, and depression. The questionnaires were administered by a research assistant.

The data were then analyzed using a series of statistical tests. The results of the analysis are presented in the following section.

The results of the analysis show that the experimental group had significantly higher levels of stress, anxiety, and depression than the control group. The results also show that the experimental group had significantly higher levels of post-traumatic stress disorder (PTSD) than the control group.

The results of the analysis also show that the experimental group had significantly higher levels of self-esteem than the control group. The results also show that the experimental group had significantly higher levels of self-efficacy than the control group.

The results of the analysis also show that the experimental group had significantly higher levels of social support than the control group. The results also show that the experimental group had significantly higher levels of social skills than the control group.

The results of the analysis also show that the experimental group had significantly higher levels of resilience than the control group. The results also show that the experimental group had significantly higher levels of coping skills than the control group.

The results of the analysis also show that the experimental group had significantly higher levels of life satisfaction than the control group. The results also show that the experimental group had significantly higher levels of overall well-being than the control group.

The results of the analysis also show that the experimental group had significantly higher levels of hope than the control group. The results also show that the experimental group had significantly higher levels of optimism than the control group.

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے محض کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کیے جانے والی قانون سازی، انسانی تعلیمی شعبہ کا انتظام، والدین اور غیر وابستہ ہیں۔

ضلع مظفر گڑھ میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (IIm Ideas) کے ساتھ عمل کرکام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مصدراجات سے مشتق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے



www.i-saps.org



info@i-saps.org



051-111-739-739



@I_SAPS



facebook.com/I-SAPS